سوال نمبر 02

عصرِ حاضر میں امتِ مسلمہ کو کون سے مسائل درپیش ہیں۔ قرآن و سنت کی روشنی میں اُن کا حل تجویز کیجئے۔

تعارف:

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی روحانی اور مادی ضروریات پوری کرنے کے لیے انہیں بے پناہ انعامات اور وسائل سے نوازا۔ اس وقت دنیا کے نقشے پر 57 کے قریب مسلمان ممالک موجود ہیں، جن میں پاکستان ایٹمی صلاحیت کا حامل ہے۔ مسلمان دنیا کی آبادی کا 21 فیصد ہیں۔ تو کروڑ مربع میل زمین پر ان کی حکومتیں قائم ہیں۔ مسلمان ممالک تیل اور گیس کے ذخائر سے مالامال ہیں۔ معدنیات کے وسیع وسائل مسلم ممالک میں موجود ہیں۔

ان سب وسائل کے ہوتے ہوئے مسلم امت بہت سے مسائل سے دوچار ہے اُن مسائل کو دو طریقوں سے ذیل میں بیان کیا گیا ہے۔

1۔ عالم اسلام کے داخلی مسائل

2۔ عالم اسلام کے خارجی مسائل۔

1۔ عالم اسلام کے داخلی مسائل:

i غربت و بے روزگاری:

اس وقت تیل کی دولت سے مالامال چند مسلم ممالک کو چھوڑ کر باقی مسلم ممالک کو دیکھا جائے تو وہ شدید ترین معاشی بحران کا شکار ہیں۔ پاکستان خود غربت اور بے روزگاری جیسے مسائل میں گھرا ہوا ہے۔ آئے روز لوگ ذہنی دباؤ کا شکار ہو کر خودکشی کر رہے ہیں۔

حل:

- مسلم ممالک خود انحصاری کی پالیسی اپنائیں اور یہود و نصاریٰ کے چنگل سے خود کو آزاد کرائیں۔ مشترکہ کرنسی بنائی جائے۔ مشترکہ ملٹی نیشنل کمپنی بنا کر بھی ہم معاشی میدان میں آگے جا سکتے ہیں۔ سود کا مکمل خاتمہ کرنا وقت کی ضرورت ہے! اور اس کی جگہ پر نظامِ زکوٰۃ و عشر کو عام کیا جائے۔ اسلامی بینکنگ کو فروغ دیا جائے اور اپنا سارا سرمایہ اسلامی بینک میں ہی رکھوایا جائے۔

ii **تعلیم کی کمی:** مسلمان ریاستیں سائنس اور ٹیکنالوجی اور فنی علوم میں بہت پیچھے ہیں۔ پاکستان کی شرح خواندگی بھی 60 فیصد سے اوپر نہ جا سکی۔ کچھ مسلم ممالک میں پڑھے لکھے افراد کی تعداد 90 فیصد سے زیادہ ہے مگر وہ بھی سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں بہت پیچھے ہیں۔ یونیورسٹیوں کی تعداد، رینکنگ معیار اور اُن میں ہونے والے ریسرچ ورک کے حوالے سے بھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔

حل: تعلیم کی کمی کو پورا کرنے کے لئے اسلام میں تعلیم کی اہمیت کو آج کے مسلمان میں اُجاگر کرنا بہت ضروری ہے۔ نبی پاک ؐ نے فرمایا تھا۔

"علم حاصل کرنا تمام مرد اور عورت پر فرض ہے"۔

ہر سال بجٹ میں ایک مخصوص یونیورسٹیوں میں ریسرچ سینٹرز بنانے اور ان کے معیار پر لگایا جانا چاہیے۔ پورے ملک میں مشترکہ ملکی اعلیٰ نصاب قائم کرنا چاہیے۔ تعلیم کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لیے سوشل میڈیا کا استعمال کرنا چاہیے اور تعلیمی اداروں کو گھروں کے نزدیک میسر کروانا چاہیے۔ ہمارے نبی ؐ نے فرمایا تھا۔

"علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین تک جانا پڑے"۔

iii **امن عامہ کا مسئلہ:** اس وقت پوری امت مسلمہ بالخصوص پاکستان امن عامہ کے مسئلہ سے دوچار ہے۔ قتل و غارت گری، چوری، دہشت گردی، بم دھماکے اور عورتوں پر تشدد جیسے واقعات میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے یہ گویا اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے۔ اللہ پاک سورۃ انعام میں ارشاد فرماتے ہیں۔

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَن يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّن فَوْقِكُمْ

ترجمہ: "فرما دیجیے کہ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے کہ تم پر عذاب بھیجے (خواہ) تمہارے اوپر سے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے یا تمہیں فرقہ فرقہ کر کے آپس میں لڑا دے۔ اور تم میں سے بعض کو بعض کی لڑائی کا مزہ چکھا دے۔ دیکھیے ہم کس کس طرح کی آیتیں بیان کرتے ہیں تاکہ یہ لوگ سمجھ سکیں"۔

حل: مسلمان ممالک میں امن و سکون قائم کرنے کے لئے تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ امت مسلمہ کا آپس میں اتحاد بھی بہت ضروری ہے۔ امن قائم کرنے والوں کو ان تمام مسائل کے حل کے لئے ایک سخت accountability نظام تشکیل دینا چاہیے اور ملزمان کو سزا دینی چاہیے کہ وہ باقیوں کے لئے نشانِ عبرت ہو۔ جو قانون ایکٹ پہلے سے بنائے گئے ہیں ان پر سنجیدگی سے عمل درآمد کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ الحجرات میں فرماتے ہیں:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۔ (الحجرات: 10)

ترجمہ: بے شک ایمان والے آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ تو تم اپنے دو بھائیوں میں صلح کرادو اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

17 فرقہ واریت:

مسلم دنیا اس وقت شدید ترین فرقہ واریت کی لپیٹ میں ہے۔ اور غیر مسلم اس کا بھرپور فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ شیعہ بلاک کے مقابلے میں سنی بلاک بنانا اور سنی بلاک کے مقابلے میں شیعہ بلاک تشکیل دینا اور پھر اس چیز کو ہوا دینا سامراجی قوتوں کی سازش ہے۔ اپنے اپنے مسلک کو فتنہ زدہ دینا اور اس کو فروغ دینا بھی فرقہ واریت جیسے مسائل کو ہوا دیتا ہے۔

حل: قرآن مجید میں واضح الفاظ میں فرقہ بندی سے منع کیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا۔ (آل عمران: 103)

ترجمہ: اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں نہ پڑو۔

قرآن اور نبی پاک ﷺ کی تعلیمات عام کرنا ہی اس مسئلے کا حل ہے اور اس کو ہم نصاب میں شامل کرکے اپنے بچوں کی سمت ذہن سازی کر سکتے ہیں۔ سید جمال الدین افغانی اور علامہ اقبال کے نزدیک اتحاد کی بنیاد رنگ نسل یا مسلک نہیں بلکہ صرف اور صرف اسلام ہو۔ وہ دونوں ایسی اسلامی ریاست تشکیل دینا چاہتے تھے جو ان تعصبات سے پاک ہو۔ اقبال فرماتے ہیں:

سے امن دیں یا خود سے چھوٹا لو ہجیبت سیاں
اور ہجیبت ہوئی آخضرت کو ملتی بن گی۔

۲. عالم اسلام کے خارجی مسائل:

i مغربی تہذیب کی یلغار:

مغرب اپنی تہذیب کو پوری دنیا پر بالعموم اور مسلمانوں پر بالخصوص نافذ کرنے کا خواہش مند ہے۔ اس حوالے سے کثیر سرمایہ بھی خرچ کیا جا رہا ہے۔ عالم اسلام کے مسائل میں سے یہ ایک بہت سلگتا ہوا مسئلہ ہے۔ مسلمانوں کے وسائل پر قبضہ کرنا اور اپنے وسائل کو آنے والے دنوں کے لئے محفوظ رکھنا، یہ مغرب کی پہلا درجہ کی پالیسی ہے۔ مغرب اپنی مختلف ایجنسیوں اور ذرائع ابلاغ کے ذریعے مختلف مسلم ممالک میں کئی طریقوں سے کام کر رہا ہے۔ اور یہی چاہتا ہے کوئی بھی مسلم ملک داخلی طور پر اس قدر مستحکم ہو کہ کل کو ان کے لئے مسئلہ پیدا کر سکے کہ اس طرح دنیا سے ان کی اجارہ داری ختم ہو جائے گی۔

حل:

اس صورت حال میں امت مسلمہ کا آپس میں اتحاد بہت ضروری ہے۔ ہم جتنا آپس میں محبت اور امن کی ڈور میں بندھے ہوئے ہوں گا اتنا ہی بیرونی طاقتوں کا نقصان کر مقابلہ کر پائیں گے۔ سورۃ الانفال میں اختلاف کی صورت میں جو مسائل قوم کے اندر پیدا ہوتے ہیں ان کی نشاندہی کی گئی ہے۔

وَاَطِیعُوا اللّٰہَ وَرَسُولَہٗ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْھَبَ رِیحُکُمْ وَاصْبِرُوا اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِینَ۔ (الانفال: ۴۶)

ترجمہ: اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑا مت کرو۔ ورنہ تمہاری ہمتیں پست ہو جائیں گی اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور صبر کیا کرو، اللہ صبر کرنا والوں کے ساتھ ہے۔

ii شعائر اسلام کا مذاق:

نبی پاک ﷺ ہمارے لئے دوجہان سے بڑھ کر ہیں۔ مسلمان ان ﷺ کی عزت و آبرو پر اپنا سب کچھ نچھاور کرنا عین ایمان گردانتے ہیں۔ آپ ﷺ کی توہین آمیز خاکے بنانا (نعوذ باللہ) جیسے یہ خاکے سب سے پہلے ڈنمارک کے اخبار جیلانڈ پوسٹن نے 2005 میں شائع کئے اور پھر تسلسل کے ساتھ ایسا کیا جاتا رہا۔ 20 مارچ 2011ء کو ٹیری جونز نے ایک گرجے میں

(نعوذ باللہ) قرآن پاک کو جلایا۔ جولائی 2012 میں ہہام باصل ایک امریکی نے ایک گستاخانہ فلم بنائی (نعوذ باللہ) جس پر پورے عالم اسلام میں شدید احتجاج ہوا۔ اس کے ساتھ ساتھ آئے روز دین اسلام پر مختلف حملے اور اُن کو آزادی اظہار کا نام دینا، یہ وہ دہرے رویے ہیں جنہوں نے مغرب و مشرق میں نفرتوں کے بیج بوئے ہیں۔ شعائر اسلام کی توہین تو مغرب میں ہوتی ہے مگر دنیا کے گلوبل ولیج بننے کی وجہ سے مسلم ممالک میں مسائل پیدا ہوتے ہیں۔

حل:

ہم مسلم امت ہوتے ہوئے اپنے دین کا دفاع کر سکتے ہیں اور اُس کے لئے ہمارا استحکام میں آنا ضروری ہیں۔ ہمیں اپنے نظام تعلیم کو پُراثر بنانا ہوگا۔ غیر مسلم سکالرز کی طرف سے اسلام پر ہونے والے اعتراضات کا جواب دینے کے لئے مشترکہ ادارے بنائے جا سکتے ہیں۔ ہمیں ٹورازم کو فروغ پر کام کرنا چاہیے تاکہ وہ مسلمانوں کے اور خاص طور پر پاکستانیوں کے اخلاق و کردار دیکھ سکیں۔ اور اُس کے لئے ہمیں قرآن مجید اور سنت رسول ﷺ کو اپنی زندگی کا حصہ بنانا ہوگا۔ جیسے کہ حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں۔

"نبی پاک ﷺ چلتا پھرتا قرآن تھے"

اسلامی تعاون کی تنظیم (OIC) کو متحرک اور منظم کیا جائے اور ان مسلمان ملکوں کو جو کہ مسلم امت کے اتحاد کے حامی ہیں اور دشمن کے ہتھکنڈوں کو سمجھتے ہیں ان کا ایک مضبوط گروپ بنایا جائے کہ دشمن کو انگلی اُٹھانے سے پہلے سوچنا پڑے۔

iii مغرب کے عدل و انصاف کے دہرے معیار:

اگر تحریک آزادی چلے تو علیحدہ ریاست تشکیل دے دی جاتی ہے کیونکہ اس سے مشرقی ممالک میں ایک مسلمان ریاست کے دو ٹکڑے ہوتے ہیں اور ایک عیسائی ریاست وجود میں آتی ہے۔ جب کہ یہی تحریک کشمیر میں ہو تو مغرب کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔ ان دہرے معیار کی وجہ سے بہت سے مسائل نے جنم لیا ہے۔

حل:

قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا (آلِ عمران : 103)

ترجمہ: اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں نہ پڑو۔

مسلم امت کا اتحاد باہمی بہت ضروری ہے۔ جیسے اقبال نے فرمایا تھا

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی۔

ہمیں اپنی معیشت کو مضبوط تر بنانا ہے کہ جس کے بعد ہماری world forum پر بات سنی جائے۔

خلاصہ بحث :

درج بالا بحث سے ثابت ہوتا ہے کہ عالم اسلام کو اس وقت جتنے اندرونی و بیرونی چیلنجز کا سامنا ہے۔ ان کا مقابلہ کوئی ایک فرد، جماعت یا ملک نہیں کر سکتا۔ بلکہ مسلمان حکمران، اہل علم، ذرائع ابلاغ کے نمائندے، سائنس دان، سوشل اور سیاسی مفکرین اور مغرب میں بسنے والے مسلمان سکالرز مل کر ایسا لائحہ عمل مرتب کریں جس سے امت اجتماعی زوال سے نکل کر عروج آشنا ہو سکے۔